REGD. NO. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

چہار شنبہ

۲۲ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۱۴/۴۹ ۔ ۲۲ امان ۱۳۳۹ ہش ۔ ۲۲ مارچ ۱۹۶۰ء ۔ نمبر ۶۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۱ مارچ بوقت ۱۰½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی البتہ شام کو کچھ اعصابی ضعف کی شکایت ہو گئی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

پاکستان اور ہندوستان میں نیا تجارتی معاہدہ ہو گیا

آئندہ دو سال میں نو کروڑ روپے کی تجارت ہوگی

نئی دہلی ۲۱ مارچ۔ پاکستان اور بھارت دو سال کے لئے ایک نیا تجارتی معاہدہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ جس پر آج ساڑھے بارہ بجے (بعد دوپہر) دستخط ہو جائیں گے۔ اس معاہدہ میں تجارت بڑھانے کی بڑی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اور اس میں متعدد نئی اشیاء شامل کر دی گئی ہیں۔ — مسٹر حفیظ الرحمٰن وزیر تجارت اور پاکستانی وفد کے دوسرے ارکان پیر کو تیسرے پہر عازم پاکستان ہو جائیں گے۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ معاہدے کی موٹی موٹی شرطیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) معاہدہ تین سال کے بجائے دو سال کے لئے کیا گیا ہے (۲) معاہدے پر ششماہی کے بجائے ہر سال نظر ثانی کی جائے گی (۳) پچھلے دسمبر میں مختصر ادائیگیوں کے بارے میں جو معاہدہ کیا گیا تھا۔ معاہدے میں اسے شامل کر لیا جائے گا۔ اور اس کی گنجائش دگنی سے بھی زیادہ ہو جائے گی۔ بطور مجموعی نو کروڑ روپے کی تجارت ہوگی۔ گویا ساڑھے چار کروڑ روپے کی اشیاء کا تبادلہ ہوگا (۴) پاکستان کے لئے کوئلہ کی زیادہ مقدار فراہم کرنے کے لئے خاص انتظامات کئے جائیں گے۔ اور اس کے علاوہ پاکستان کے لئے سخت لکڑی اور گرم مسالے بھی فراہم کئے جائیں گے۔

اطلاع ملی ہے کہ دہلی میں سرحدی تجارت کے بارے میں کوئی معاہدہ نہیں ہو سکا۔ اس سوال پر کسی مناسب وقت آنے پر تبادلہ خیالات کیا جائے گا۔

نئے تجارتی معاہدہ کے مطابق پاکستان بھارت سے کوئلہ۔ لوہا اور مختلف پھل درآمد کریگا۔ اسی طرح وہ ایک کروڑ روپے کی فلمیں اور کتابیں بھی درآمد کرے گا۔ بھارت پاکستان سے روئی اور پٹ سن کی بڑی مقدار درآمد کرے گا۔

مسجد مبارک ربوہ میں قرآن مجید اور حدیث شریف کا درس

ربوہ — مسجد مبارک میں نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام یکم رمضان المبارک سے پورے قرآن مجید کا جو خصوصی درس شروع ہوا تھا۔ اس کا سلسلہ بفضلہ تعالیٰ برابر جاری ہے۔ اب تک قبل ازیں شائع کردہ پروگرام کے مطابق علی الترتیب مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری۔ مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب۔ مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب اور مکرم مولوی ظہور حسین صاحب نے سورۃ فاتحہ سے سورۃ مریم کے آخر تک اپنے اپنے حصہ کا درس مکمل کیا ہے۔ آجکل مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس درس دے رہے ہیں۔ آپ سورۃ روم سے سورۃ احقاف تک درس دیں گے۔ آپ کے بعد ۲۷ رمضان المبارک سے محترم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) سورۃ احقاف سے درس شروع کریں گے۔ اور سورۃ الناس تک درس دیں گے۔ درس روزانہ ڈیڑھ بجے بعد دوپہر سے شروع ہو کر چار بجے سہ پہر تک جاری رہتا ہے۔

اسی طرح نماز فجر کے بعد درس حدیث کا سلسلہ بھی بدستور جاری ہے۔ اور مکرم سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ درس دے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں جیسا کہ قبل ازیں اعلان شائع ہو چکا ہے۔ امسال مسجد مبارک میں نماز تراویح مکرم حافظ شفیق احمد صاحب پڑھا رہے ہیں۔

مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے والے احباب

ربوہ ۲۱ مارچ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی برکات سے مستفیض ہونے کے لئے حسب سابق امسال بھی بہت سے احباب مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھے ہیں۔ آخری عشرہ شروع ہونے سے اب تک اعتکاف بیٹھنے والوں کی تعداد ۷۰ تک پہنچ چکی ہے۔ ان میں سے ۴۶ مرد اور ۲۴ مستورات ہیں۔ مکرم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کو امیر المعتکفین مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو صحیح رنگ میں اعتکاف کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ کے محلہ جات کی مساجد میں بھی بعض احباب اعتکاف بیٹھے ہیں (مسجد مبارک ربوہ میں معتکف ہونے والے احباب کے نام صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

گندم اور مکئی کے آٹے کی آمیزش

ہری پور ۲۱ مارچ۔ صدر محمد ایوب نے کل صبح اس امر کا انکشاف کیا کہ عوام کے لئے گندم اور مکئی کا ملا ہوا آٹا فراہم کرنے کی تجویز زیر غور ہے صدر مملکت بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کے اجتماع میں تقریر کرنے کے بعد آغا عبد الحمید کمشنر پشاور ڈویژن سے ڈویژن کی غذائی صورت حال کے بارے میں تبادلہ خیالات کر رہے تھے۔ کمشنر کی طرف سے صدر کو مطلع کیا گیا کہ ضلع کیمبلپور میں گندم کی قلت ہے لیکن ڈویژن کے باقی ماندہ اضلاع میں حالات اطمینان بخش ہیں۔ صدر نے کمشنر سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت گندم کی کمی دور کرنے کے لئے مکئی درآمد کرنے پر غور کر رہی ہے

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۴ر مارچ ۱۹۶۱ء

بیماری اور اُس کا علاج

مولانا سید ابوالحسن صاحب ندوی اپنی کتاب "قادیانیت" کے صفحہ ۲۱۸ پر رقمطراز ہیں :-

"اس عہد کا سب سے بڑا واقعہ جس کو کوئی مورخ اور کوئی مصلح نظر انداز نہیں کر سکتا۔ یہ تھا کہ اسی زمانہ میں یورپ نے عالم اسلام پر بالعموم اور ہندوستان پر بالخصوص یورش کی تھی اس کے جلو میں جو نظام تعلیم تھا وہ خدا پرستی اور خدا شناسی کی روح سے عاری تھا جو تہذیب تھی وہ الحاد اور نفس پرستی سے معمور تھی۔ عالم اسلام، ایمان، علم اور مادی طاقت میں کمزور ہو جانے کی وجہ سے اس نو خیز و مسلح مغربی طاقت کا آسانی سے شکار ہو گیا۔ اس وقت مذہب میں (جس کی نمائندگی کے لئے صرف اسلام ہی میدان میں تھا) اور یورپ کی ملحدانہ اور مادہ پرست تہذیب میں تصادم ہوا۔ اس تصادم نے ایسے نئے سیاسی تمدنی۔ علمی اور اجتماعی مسائل پیدا کر دیئے جن کو صرف طاقتور ایمان، راسخ و غیر متزلزل عقیدہ و یقین، وسیع اور عمیق علم، غیر متزلزل اعتماد و استقامت ہی سے حل کیا جا سکتا تھا۔

(قادیانیت ص۲۱۸)

آپ نے اس زمانہ میں مسلمانوں کی حالت کا مزید نقشہ بھی کھینچا ہے۔ جس کا ایک حصہ ہم الفضل میں پہلے نقل کر چکے ہیں لیکن آج کی نشست میں ہم جو کچھ کہنا چاہتے ہیں اس کے لئے یہی اقتباس کافی ہے مولانا عبارت محولا بالا میں مسلمانوں اور اسلام کی بے چارگی کا نقشہ کھینچکر اور یہ بتا کر کہ مغربی حملہ نے مسلمانوں اور اسلام پر کیا اثر کیا تھا یہ فرماتے ہیں کہ:-

"اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک طاقتور علمی و روحانی شخصیت کی ضرورت تھی جو عالم اسلام میں روح جہاد اور مسلمانوں میں اتحاد پیدا کر دے جو اپنی ایمانی قوت اور دماغی صلاحیت سے دین میں ادنےٰ تحریف و ترمیم قبول کئے بغیر اسلام کے ابدی پیغام اور عصر حاضر کی چیلنج روح کے درمیان مصالحت و رفاقت پیدا کر سکے اور شوخ و پرجوش مغرب سے آنکھیں ملا سکے۔

(قادیانیت ص۲۱۸)

یہ مولانا کی خواہش ہے اور بڑی اچھی خواہش ہے۔ ہم اس کی ضرور داد دیتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ جب مسلمانوں اور اسلام کی یہ حالت ہو گئی تھی تو کیا اللہ تعالیٰ جس نے قرآن کریم میں صاف صاف الفاظ میں وعدہ فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحٰفظون

یعنی ہمیں نے اسلام اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ سوال ہے کہ کیا وہ خدا تعالیٰ مسلمانوں اور اسلام کی یہ حالت دیکھ رہا ہے یا نہیں اور کیا اس کا احساس صرف مولانا ندوی کو یا دیگر اہل علم حضرات پر ختم ہے۔ اگر مولانا اللہ تعالیٰ کو علیم و خبیر سمجھتے ہیں اور مانتے ہیں کہ ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے اور مولانا اور دیگر اہل علم حضرات کو اللہ تعالیٰ کے علم سے کوئی بھی نسبت نہیں تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس نے اوپر کا وعدہ فرمایا ہے کیوں خاموش بیٹھا رہا بلکہ یہ تصور کیوں صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتے بوجھتے اور اس کی حفاظت کے وعدہ کے باوجود مسلمانوں اور اسلام کی ایسی حالت کو دیکھ کر خاموش ہے لیکن مولانا اور مسلمانوں کو اس حالت پر کڑھنے اور غم کرنے کے لئے اس نے چھوڑ دیا ہے

چلو بغرض استدلال ہم یہ بھی تسلیم کر لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ انا لہ لحافظون میں فرمایا ہے۔ اس کی تکمیل تکوینی قانون کے مطابق ہونی ہے نہ کہ تشریعی طور پر جیسا کہ مولانا مودودی صاحب نے الامام المہدی کے متعلق فرمایا ہے کہ آپ اگر ہوں گے تو تکوینی قانون کے مطابق ہوں گے نہ کہ تشریعی طور پر۔ چلو ہم یہ بھی مان لیتے ہیں۔ اس صورت میں بھی یہ سوال جوں کا توں رہتا ہے کہ جب مسلمانوں اور اسلام کی یہ حالت ہو چکی تھی تو اللہ تعالیٰ نے تکوینی طور پر کیا حفاظت فرمائی ہے؟

سوال واضح تر صورت میں یہ ہے کہ ایسی ناگفتہ بہ حالت میں کیوں ایسی شخصیت بروئے کار نہیں آئی جس قسم کی شخصیت کا مطالبہ مولانا ندوی صاحب نے اوپر کے الفاظ میں کیا ہے۔ گویا مولانا کے انداز میں نہ تو کوئی ایسی شخصیت تشریعی لحاظ سے کھڑی ہوئی اور نہ تکوینی لحاظ سے جو ان شرائط کو پورا کرتی جو مولانا ندوی نے بیان فرمائی ہیں بلکہ جیسا کہ مولانا ندوی نے اسی فصل میں آگے بیان فرمایا ہے۔ ایسی شخصیت ہونی چاہیئے تھی جو انبیاء علیہم السلام کے طریق کار پر کام کرتی۔ مگر جیسا کہ مولانا کی دوسری حالیہ تحریرات سے واضح ہوتا ہے آج تک ایسی کوئی شخصیت آگے نہیں آئی اور حالات دن بدن بگڑتے ہی چلے جاتے ہیں۔ آپ نے زیادہ سے زیادہ اس ضمن میں جو کچھ فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ

"زندگی کے ان شعبوں اور ضرورتوں کے لئے جن کا اوپر تذکرہ ہوا۔ عالم اسلام کے مختلف گوشوں میں مختلف شخصیتیں اور جماعتیں سامنے آئیں۔ جنہوں نے بغیر کسی دعوے اور بغیر امت سازی کی کوشش کے وقت کی ان ضرورتوں اور مطالبوں کو پورا کیا اور مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد کو متاثر کیا۔ انہوں نے نہ کسی نئے مذہب اور کسی نئی نبوت کا علم بلند کیا اور نہ مسلمانوں میں کوئی تفریق اور انتشار پیدا کیا۔ انہوں نے اپنی صلاحیتوں اور عملی قوتوں کو کسی بے نتیجہ کام میں ضائع نہیں کیا ان کا نفع ہر ضرر سے خالی اُن کی دعوت ہر خطرہ سے پاک اور ان کا کام ہر شبہ سے بالاتر ہے۔ عالم اسلام نے اپنا کچھ کھوئے بغیر ان سے نفع حاصل کیا اور مسلمان ان کی مخلصانہ خدمات کے ہمیشہ شکر گزار رہیں گے"۔

(قادیانیت ص۲۲۰ و ۲۲۱)

اب غور کا مقام ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ٹھوس مثال اور جماعت احمدیہ کے عملی جہاد کے سامنے ان دعاوی کی جو مولانا ندوی نے اوپر کئے ہیں کیا حیثیت ہے؟۔ اس سوال کا جواب رئیس احرار مولانا محمد علی صاحب جوہر کی زبان سے سنئے۔ آپ فرماتے ہیں:

"وہ وقت دور نہیں جب کہ اسلام کے اس منظم فرقے (احمدی) کا طرز عمل سواد اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبد میں بیٹھ کر خدمت اسلام کے بلند بانگ و درباطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں مشعل راہ ثابت ہو گا"۔

(اخبار ہمدرد دہلی ۲۶ ستمبر ۱۹۲۷ء)

اور سنئے مولانا عبدالحلیم صاحب شرر فرماتے ہیں :-

"احمدی مسلک شریعت محمدیہ کو اُسی وقعت اور شان سے قائم رکھ کر اس کی مزید تبلیغ و اشاعت کرتا ہے خلاصہ یہ کہ بابیت اسلام کے مٹانے کو آئی ہے اور احمدیت اسلام کو قوت دینے کے لئے اور اسی کی برکت ہے کہ باوجود چند اختلافات کے احمدی فرقہ اسلام کی سچی اور پرجوش خدمت ادا کرتا ہے۔ جو دوسرے مسلمان نہیں کرتے۔

(رسالہ دلگداز بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء)

مولانا ظفر علیخاں بجہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں۔ اس اولو العزم جماعت نے عظیم الشان خدمت اسلام کر کے دکھا دی"۔

(زمیندار ۲۴ر جون ۱۹۲۳ء)

"گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ لینا نہایت آسان ہے لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغ انگلستان اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں کیا ندوۃ العلماء دیوبند فرنگی محل اور دوسرے علمی اور دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ بھی تبلیغ و اشاعت حق کی سعادت میں حصہ لیں؟ کیا ہندوستان میں ایسے متمول مسلمان نہیں ہیں جو چاہیں تو بلا دقت ایک ایک مشن کا خرچ اپنی گرہ سے دے سکتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہے لیکن افسوس کہ خلوص نیت کا فقدان ہے۔ فضول جھگڑوں میں وقت ضائع کرنا اور ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنا آج کے مسلمانوں کا شعار ہو چکا ہے۔

(زمیندار ۷ر دسمبر ۱۹۲۶ء)

ہم ایسے بیسیوں نہیں سینکڑوں حوالے پیش کر سکتے ہیں۔ اگر مولانا ندوی صحیح تحقیق کا جذبہ لے کر قلم اٹھاتے تو ایسے حوالوں تک رسائی مشکل نہیں تھی مگر آپ کی غرض تو جماعت احمدیہ اور اس کے پیشوا کے متعلق عالم اسلام میں صرف مغالطہ انگیزی کرنا تھا۔ اسلئے آپ نے پروفیسر الیاس برنی کی کتاب کو "بحر العلوم" سمجھ کر کسی طرف نظر اٹھانے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی۔

(باقی ملا)

لیلۃ القدر اور اس کے برکات و فضائل

(۲)

از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

مثلاً آپ فرماتے ہیں:

(۱) التمسوھا فی السبع والتسع والخمس (بخاری کتاب الایمان)

تم اس رات کو رمضان کے آخری عشرہ کی ساتویں نویں اور پانچویں راتوں میں تلاش کرو۔

(۲) تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر (بخاری کتاب الصوم)

تم اس رات کو رمضان کے آخری عشرہ کی وتر راتوں میں تلاش کرو۔

(۳) قال فی لیلۃ القدر انھا لیلۃ سابعۃ او تاسعۃ وعشرین (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۵۱۹)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیلۃ القدر رمضان کی ستائیسویں یا انتیسویں رات ہے۔

(۴) ھی لیلۃ وتر تسع او سبع او خامسۃ او ثالثۃ او اٰخر لیلۃ منہ (مسند احمد بن حنبل جلد ۵ ص ۳۲۴)

یعنی لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ کی نویں یا ساتویں یا پانچویں یا تیسری یا آخری رات ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی روایات صحاح ستہ اور دوسری احادیث میں آئی ہیں۔ جن میں مختلف تاریخوں کو لیلۃ القدر قرار دیا گیا ہے لیکن اگر ان سب پر مجموعی طور پر نظر ڈالی جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ مختلف راتوں کو لیلۃ القدر بتانے کا صرف یہی مطلب ہے کہ مختلف رمضانوں میں جس جس رات کو لیلۃ القدر ہوئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آسمانی علم کی بناء پر اس کا ذکر کر دیا ورنہ اب ان سب روایات میں کوئی تضاد نہیں احادیث میں بعض علامات اور نشانیاں بھی بتائی گئی ہیں۔ جن سے کسی قدر یہ علم ہو سکتا ہے۔ کہ فلاں رمضان میں کونسی رات لیلۃ القدر تھی۔

مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

فقد رأیتنی اسجد فی ماءٍ وطین (بخاری و مسلم)

پھر یہ بات تو بھول گیا ہوں۔ کہ لیلۃ القدر معین رنگ میں کونسی رات ہے۔ مگر اتنا یاد رہا کہ میں اس دن بارش اور مٹی میں سجدہ کر رہا تھا۔ گویا اس سال لیلۃ القدر کو بارش ہوئی تھی۔

(۲) امام مسلم نے اپنی صحیح میں یہ روایت نقل فرمائی ہے کہ

اماراتھا ان تطلع الشمس فی صبیحۃ یومھا بیضاء لاشعاع لھا (کتاب صلوٰۃ المسافرین)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس رات کی ایک علامت یہ ہے کہ اس کی اگلی صبح کو جو سورج چڑھتا ہے وہ سفید ہوتا ہے اور اس کی کوئی شعاع نہیں ہوتی۔

(۳) امام احمد حنبل نے اپنی مسند میں یہ روایت نقل کی ہے کہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امارۃ لیلۃ القدر انھا صافیۃ بلجۃ کان فیھا قمرًا ساطعًا ساکنۃ ساجیۃ لا برد فیھا ولا حر ولا یحل لکوکب ان یرمی بہ فیھا حتی یصبح وان امارتھا ان الشمس صبیحتھا تخرج مستویۃ لیس لھا شعاع مثل القمر لیلۃ البدر (جلد ۵ ص ۳۲۴)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ صاف اور روشن ہوتی ہے گویا اس میں چاند روشنی بکھیر رہا ہوتا ہے۔ پھر وہ ساکن ہوتی ہے اس میں نہ سردی ہوتی ہے اور نہ گرمی۔ اس میں تا صبح کوئی ستارہ نہیں ٹوٹتا۔ پھر اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ اگلی صبح جو سورج طلوع کرتا ہے چاند کی طرح اس کی کوئی شعاع نہیں ہوتی۔

قرآن کریم میں اس رات کی بہت بزرگ شان بتائی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شھر تنزل الملائکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر سلام ھی حتی مطلع الفجر۔

یعنی ہم نے اس قرآن کو یقیناً ایک عظیم الشان قدرتوں والی رات میں اتارا ہے اور اے مخاطب تجھے کیا معلوم کہ یہ عظیم الشان قدرتوں والی رات کیا شئے ہے۔ یہ عظیم الشان قدرتوں رات تو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اس میں ہر قسم کے فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے تمام دین اور دنیوی امور کی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے اترتے ہیں اور ان فرشتوں کے اترنے کے بعد تو سلامتی ہی سلامتی ہوتی ہے اور یہ حال صبح کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔

گویا ۱۔ اس رات میں قرآن کریم کو نازل کیا گیا ہے۔ ۲۔ یہ رات بڑی قدرتوں والی ہے ۳۔ یہ رات بے انتہا برکتوں پر مشتمل ہے۔ اور اس کی عظمت کی طرف عام طور پر انسانی ذہن جا ہی نہیں سکتا۔ ۴۔ یہ ہزار مہینوں سے بھی زیادہ بہتر ہے یعنی اس رات انسان جو عبادت کرتا ہے یا جو نیک اعمال بجا لاتا ہے وہ ایسے ہزار مہینوں کی عبادت اور اعمال سے بہتر ہیں۔ جن میں لیلۃ القدر اسے میسر نہیں آتی ۵۔ اس رات خدا تعالےٰ کے کلام لانے والے اور دوسرے فرشتے اپنے رب کے حکم سے تمام دینی اور دنیوی کاموں کی اصلاح کے لئے اترتے ہیں۔ ۶۔ فرشتوں کے نزول کے بعد پھر سلامتی ہی سلامتی ہوتی ہے۔ اور یہ حال طلوع فجر تک رہتا ہے۔

پھر ایک اور جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

انا انزلنہ فی لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین فیھا یفرق کل امر حکیم (دخان ع)

ہم نے اس قرآن کو ایک برکت والی رات میں نازل کیا ہے کیونکہ ہم گمراہوں کو ہمیشہ سے ہوشیار کرتے آئے ہیں۔ اس رات میں ہر حکمت والا امر بیان کیا جاتا ہے۔

یعنی یہ رات (لیلۃ القدر) بڑی مبارک رات ہے ۲۔ اس میں خدا تعالےٰ کی حکمت والی باتیں بیان کی جاتی ہیں۔

احادیث میں آتا ہے۔

۱۔ من لقم لیلۃ القدر ایمانًا واحتسابًا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (بخاری کتاب الایمان)

جو شخص ساری لیلۃ القدر ایمان اور ثواب کی خاطر عبادت میں گذارتا ہے۔ اس کے تمام پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۲۔ من قام لیلۃ القدر ایمانًا واحتسابًا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۲۴۱)

جس نے لیلۃ القدر کو ایمان اور ثواب کی خاطر عبادت میں گذارا اس کے تمام پہلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔

۳۔ فیہ لیلۃ خیر من الف شھر من حرم خیرھا فقد حرم (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۲۰۵)

رمضان میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے جو شخص اس کی بھلائی سے محروم رکھا گیا۔ وہ گویا بھلائی اور نیکی سے محروم رہ گیا۔

ان الملائکۃ تلک اللیلۃ فی الارض اکثر من عدد الحصیٰ (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۵۱۹)

۴۔ اس رات یعنی لیلۃ القدر میں زمین پر فرشتوں کی تعداد کنکروں اور سنگریزوں کی تعداد سے بھی بڑھ جاتی ہے۔

۵۔ جہاں ملائکہ کی زمین پر کثرت ہو جاتی ہے اور وہ مومنوں کے ساتھ دعا اور استغفار میں لگ جاتے ہیں۔ اور ان کی متفقہ دعائیں عرش الٰہی کو ہلا دیتی ہیں اور قبولیت کے شرف سے مشرف ہوتی ہیں وہاں شیطان کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے اور دوسرے دن جب سورج نکلتا ہے تو گذشتہ رات کی برکات اور خدا تعالےٰ کی رحمتوں اور افضال کی وجہ سے جو "قائم اللیل" کی اپنی دعاؤں اور فرشتوں کی دعاؤں کے طفیل خدا تعالےٰ اس پر نازل کرتا ہے۔ شیطان اپنی کوششوں میں ناکامی دیکھ کر باہر نہیں آتا۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لا یحل للشیطان ان یخرج معھا ابدًا (مسند احمد بن حنبل جلد ۵ ص ۳۲۴)

یعنی دوسرے دن جب سورج نکلتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کو باہر آنے سے روک دیا جاتا ہے۔ اور اس سے بدی کی تحریک کرنے کی قوتیں سلب کر لی جاتی ہیں

(۶) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان اللہ وھب لامتی لیلۃ القدر ولم یعطھا من کان قبلکم (مسند دیلمی)

اللہ تعالےٰ نے میری امت کو لیلۃ القدر کی عظیم الشان نعمت عطا کی ہے۔ اور مجھ سے قبل یہ نعمت کسی نبی کی امت کو نہیں دی گئی۔

۷- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالےٰ کا کلام لیلۃ القدر میں ہی نازل ہوتا ہے اور اس کا نبی لیلۃ القدر میں نزول فرماتا ہے اور لیلۃ القدر میں ہی وہ فرشتے اترتے ہیں جن کے ذریعہ سے دنیا میں نیکی کی طرف تحریکیں پیدا ہوتی ہیں اور وہ ضلالت کی پُرظلمت راہ سے شروع کر کے طلوع صبح صداقت تک اس کام میں لگے رہتے ہیں۔ کہ مستعد دلوں کو سچائی کی طرف کھینچتے رہیں"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۶ ۱۵۷)

۸- پھر آپ فرماتے ہیں۔ کہ پنڈت لیکھرام کی ہلاکت کی پیشگوئی کی جو میعاد مقرر کی گئی تھی۔ اس میں سے جب چار سال گزر گئے۔ تو مجھے دوبارہ دعا کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ لیکن میں مناسب محل اور موقعہ کا انتظار کرتا رہا۔ یہاں تک کہ

"میں نے آخر رمضان میں لیلۃ القدر کو پایا اور میں نے جان لیا کہ وقت آگیا۔ اور میں نے ایک رات کو دیکھا جس نے قبولیت کی چادریں بچھا دی تھیں اور دعا کرنے والوں کو دعوت کی طرف بلایا تھا اور ہر اس شخص کو جو مصائب کے دانتوں سے ڈرتا تھا۔ پکارا تھا۔ اور ہر اس شخص کو بشارت دی تھی۔ جس کو یاس و ناامیدی نے غموں کے حوالہ کر دیا تھا۔ پس میں دعا کے واسطے اس طرح اٹھا۔ جس طرح کہ ایک دلیر آدمی لڑنے کے واسطے اٹھتا ہے اور میں نے شمشیر براں کی طرح اپنی تضرع کی زبان کو کھینچا یہاں تک کہ فروتنی نے بلندی کی جگہ پر مجھ کو بٹھایا۔ اور قبولیت دعا کی مجھ کو خوشخبری دی گئی۔" (ترجمہ از عربی)

حجۃ اللہ صفحہ ۱۱-۱۲

۹- بخاری میں ہے۔

فیھا یفض اللّٰہ کل اُجل
وعمل ورزق

اس رات اللہ تعالےٰ نے کسی چیز کی مدت میعاد یا عمر۔ انسان کی زندگی اور موت اور اس کے عمل اور رزق کا فیصلہ کرتا ہے۔

بہرحال یہ رات نہایت بابرکت بزرگ اور مسلمانوں کے لئے عظیم الشان نعمت ہے۔ اور اس سے فائدہ اٹھانا خود ان کے لئے بھی اور اسلام کے لئے بھی بھلائی کا موجب ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد کو بھی اس نعمت آسمانی سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ جب ماہ رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا۔ تو

شدّ مئزرہ واحیا لیلہ
وایقظ اھلہ

(بخاری باب فضل لیلۃ القدر)

آپ اپنا ازار بند مضبوط باندھ لیتے۔ ساری رات عبادت میں گزار دیتے اور گھر والوں کو بھی دعا میں لگ جانے اور عبادت کرنے کے لئے جگاتے اور اس طرح قبولیت دعا کا یہ زریں موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے

جماعت احمدیہ کے ذمے اسلام کے دوبارہ احیاء اور اس کی کل دنیا میں اشاعت کا کام کیا گیا ہے جو بظاہر نہایت مشکل کام ہے پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں اور جماعت آپ کے ایمان افروز کلمات اور راہنمائی سے ایک حد تک محروم ہے۔

ان حالات میں جماعت احمدیہ کے لئے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا اور بھی ضروری ہو جاتا ہے پس جماعت کے تمام افراد کو چاہیئے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق اگر خدا تعالےٰ توفیق دے تو اعتکاف میں بیٹھ کر اور تمام علائق دنیوی کو ترک کر کے دعاؤں میں لگ جائیں۔ اس عرصہ کو دعاؤں اور عبادت میں گزاریں اور اپنے بیوی بچوں کو بھی اس میں شریک کریں۔ تا خدا تعالےٰ کے فرشتوں کی دعائیں ان کی دعا کے ساتھ مل کر عرش الٰہی کو ہلا سکیں اور خدا تعالےٰ کی صفت رحمانیت کو جوش میں لا سکیں تا وہ ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اسلام و احمدیت کی ترقی کے سامان پیدا کرے۔ روکوں اور مشکلات کو دور کرے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو کامل و عاجل شفا عطا فرما کر کام کرنے والی مفید اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ تا آپ کی قیادت میں جماعت تمام روحانی میدانوں میں فتح و کامرانی حاصل کرے۔ اور خدا تعالےٰ کے وہ وعدے جلد پورے ہوں جو اس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے۔ اور اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔

قبول احمدیّت کی دلچسپ سرگذشت

صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے عنوان بالا کے تحت

ایک اہم کتاب کی اشاعت کا فیصلہ

از حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسے خوش قسمت افراد ہیں۔ جن کی سلسلہ حقہ میں شمولیت کی روئیداد خود ان کے لئے تو ایمان افزا ہے ہی وہ دوسروں کی ہدایت و راہنمائی کا موجب بھی بن سکتی ہے مگر افسوس کہ سلسلہ کے لٹریچر میں ایسی کوئی کتاب موجود نہیں جس میں قبول احمدیت کے دلچسپ واقعات کو جمع کر دیا گیا ہو۔ نتیجہ یہ ہے کہ جماعت اپنی تاریخ کے ہزاروں قیمتی اوراق سے محروم ہے بعض کتابوں میں ایک حد تک یہ مضمون ملتا ہے مگر اپنی افادیت و اہمیت کے باوصف ان سے یہ قومی تقاضا پورا نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا نظارت اصلاح و ارشاد کے صیغہ نشر و اشاعت نے اس نوع کے قیمتی مجموعہ کے جلد شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور میں اس اعلان کے ذریعہ سے احباب جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس قومی خدمت میں صیغہ نشر و اشاعت سے پورا پورا تعاون کرتے ہوئے خود بھی اولین فرصت میں احمدیت سے وابستہ ہونے کے مختصر مگر جامع حالات قلمبند کر کے صیغہ متعلقہ کو ارسال کریں۔ اور اپنے حلقہ احباب میں بھی اس کی پُرزور تحریک کریں۔ تا سلسلہ احمدیہ کی ایک تاریخی امانت ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے اور ان کا قبول حق دوسری لاکھوں سعید روحوں کو حق و صداقت کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا باعث بنے

نوٹ ۱:- جو احباب اس کتاب میں اپنے حالات کے ساتھ اپنا فوٹو بھی شائع کرانے کے خواہشمند ہوں۔ وہ اپنے فوٹو کا بلاک یا اس کا خرچ صیغہ کو بھجوا دیں۔

۲:- اس مجموعہ کی ترتیب و تدوین کے سلسلہ میں دوست اپنے قیمتی مشوروں سے بھی صیغہ کی بھاری اعانت کر سکتے ہیں۔

امید ہے احباب اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے جن کی طرف سے اس قسم کے حالات پہلے اخبار میں شائع ہو چکے ہوں۔ وہ بھی لکھوا کر بھجوا دیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

آپ کے ایمان کی آبپاشی

خلافت خدا تعالےٰ کی ایک خاص نعمت ہے جو اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو عطا کی گئی ہے۔ اور آپ اسی وقت خلافت کی برکات سے وافر حصہ لے سکتے ہیں۔ جب آپ اپنے مقدس خلیفہ کے ارشادات سنیں۔ اور اُن پر عمل کریں آپ کا اخبار الفضل ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات جلد از جلد پہنچ سکتے ہیں۔ پس آپ الفضل کے خود بھی خریدار بنیں اور اپنے دیگر ذی استطاعت دوستوں کو بھی اس کا خریدار بنائیں تا آپ کے ساتھیوں کی ایمان کی آبپاشی خلیفۃ اللہ کے کلمات طیبات سے ہوتی رہے۔ (مینیجر)

درخواستہائے دُعا

۱- میری ہمشیرہ عزیز بیگم بنت ماسٹر عبد العزیز صاحب مرحوم نوشہرہ ککے زئیاں ٹانگ میں مرگ کی سخت درد میں مبتلا ہے۔ سب بہن بھائیوں کی خدمت میں عزیزہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسارہ مریم بیگم اہلیہ محمد شفیع نوشہروی دارالرحمت ربوہ)

۲- میرا بھتیجا نعیم احمد ابن ملک عبد العظیم ٹھیکیدار پھر بیمار ہو گیا ہے۔ سب بھائی بہنوں کی خدمت میں اسکی صحت کاملہ عاجلہ اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے (خاکسار محمد شفیع نوشہروی) دارالرحمت ربوہ)

"ہفتہ تحریک وصیت" کے بعد

سیکرٹری صاحبان وصایا کا فرض

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ "**ہفتہ تحریک وصیت**" ۱۴ مارچ کو ختم ہو گیا لیکن اس وقت تک سوائے دو تین جماعتوں کے اور کسی جماعت نے اطلاع نہیں دی کہ اس ہفتہ میں انہوں نے غیر موصی احباب کو موصی بنانے کے لئے کیا کوشش کی اور اس کے کیا نتائج نکلے۔ گو یہ صحیح ہے کہ یہ تحریک ایسی نہیں کہ اس کے نتائج جدید وصایا کی صورت میں فوری طور پر برآمد ہو جائیں۔ کیونکہ بعض دوست باوجود وصیت پر آمادہ ہو جانے کے پھر بھی غور کرتے رہتے ہیں۔ کہ ان کا نظام وصیت میں شامل ہونا ممکن ہے یا نہیں۔ لیکن یہ تحریک ایسی نہیں جو جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے کوئی نئی تحریک ہو۔ بلکہ یہ **تحریک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک** سے چلی آ رہی ہے۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کے وقت میں تو اس **تحریک کی اشاعت اس قدر** ہوئی ہے۔ کہ غیر موصی اصحاب کو اس مسئلہ کی اہمیت پر غور کرنے کے لئے کافی وقت مل چکا ہے۔ بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہو گا۔ کہ سینکڑوں مخلص احباب وصیت کرنے کے لئے غور کرتے کرتے ہی اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے مگر ان کو وصیت کرنے کی توفیق نہ ملی۔ پس جو دوست ابھی تک غور اور مشورے ہی کر رہے ہیں۔ ان کو اس بات کی بھی فکر کرنی چاہیئے کہ انسان کو اپنی زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ہے یہ اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اسے جو ایک سانس آ چکا ہے اس کے بعد اسے دوسرا سانس لینے کی مہلت بھی ملے گی یا نہیں۔ اور انہیں یہ بھی سوچنا چاہیئے۔ کہ اگر ان کے دل میں ایک مرتبہ وصیت کرنے کا خیال آ چکا ہے تو کیا اب وہ اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے امروز فردا پر ملتوی رکھ کر **ایک سعادت عظمیٰ سے محروم** تو نہیں ہو رہے ہیں۔

اس کے بعد میں **سیکرٹری صاحبان وصایا** کی خدمت میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ بے شک اس سال کا "ہفتہ تحریک وصیت" گذر گیا مگر ان کا کام ختم نہیں ہوا۔ یہ کام اب بھی جاری ہے۔ اور جاری رہے گا۔ جس طرح کہ "ہفتہ تحریک وصیت" سے پہلے جاری تھا۔ بلکہ اگر اس ہفتہ میں کچھ غفلت اور سستی ہوئی ہے۔ تو اپنی مساعی اور جدوجہد کے ساتھ پہلی غفلت اور سستی کی تلافی کر دینی چاہیئے۔ دراصل "ہفتہ تحریک وصیت" تو سال میں ایک مرتبہ اس **مختصر موسم** کی طرح آتا ہے جس میں کسی **فصل کے بونے کا وقت** ہوتا ہے۔ اس کے بعد **مستعد دلوں** کی آب پاشی اور نگرانی اور پاسبانی ہوتی رہنی چاہیئے۔ تاکہ نخل سعادت کا وہ بیج جو اس مختصر وقت میں کسی کے دل میں بویا گیا تھا۔ دل کی زمین سے باہر ایک سرسبز پودے کی صورت میں نمودار ہو جائے۔ اور پھر وہ پورا وصیت کی شکل میں بابرگ و بار ہو جائے۔ مگر ہمارے سیکرٹری صاحبان وصایا میں سے بہت کم دوست اس ہمت اور اس روح کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ وہ "ہفتہ تحریک وصیت" میں ایک یا دو مرتبہ کسی نماز کے بعد ایک عام تحریک کر دینا کافی سمجھتے ہیں اور انفرادی طور پر اس تحریک کو جاری نہیں رکھتے۔ حالانکہ ان کو علم ہوتا ہے کہ ان کی جماعت کے فلاں فلاں دوست جو اس قابل ہیں کہ انہیں نظام وصیت میں شامل ہونا چاہیئے۔ وہ سستی کر رہے ہیں۔ ایسے سیکرٹری صاحبان وصایا کو اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے **پہلے خود بیدار** ہونا چاہیئے۔ تاکہ وہ دوسروں کو بیدار کر سکیں۔

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں مکرم جناب شیخ رفیع الدین احمد صاحب مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی کی **خدمات کا اعتراف** کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ خصوصاً اس لئے کہ تا دوسری جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان وصایا ان کی عملی مساعی اور سرگرمیوں کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں شیخ صاحب موصوف غالباً ایک سال سے ہی سیکرٹری وصایا کے عہدہ پر مقرر ہوئے ہیں۔ لیکن گذشتہ مئی سے اس وقت تک کے قلیل عرصہ میں ہی انہوں نے جماعت احمدیہ کراچی سے پچاس سے زیادہ افراد کی وصیتیں کروا دی ہیں شاید ہی کوئی ہفتہ گزرا ہے کہ ان کی طرف سے ایک دو احباب کی وصیتیں نہ آئی ہوں۔ "ہفتہ تحریک وصیت" تو اب گذرا ہے اور اس کے نتائج ان کی طرف سے بعد میں آئیں گے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سارا سال انہوں نے تحریک **وصیت کے لئے وقف** کر رکھا ہے۔ نئی وصایا کرانے کے لئے ان کے دل میں ایک جوش ہے اور وہ تہیہ کئے ہوئے ہیں کہ جماعت احمدیہ کراچی کے مخلص ہر صاحب جائداد اور کمانے والے فرد کو اس نظام وصیت میں شامل کر کے دم لیں گے۔ یہی نہیں کہ وہ نئی وصیتیں کرواتے رہیں بلکہ سابقہ موصیوں سے متعلق دوسرے امور میں بھی دفتر کی پوری امداد فرما رہے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرہ اگر دوسری جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان وصایا بھی اسی طرح سرگرم عمل ہو کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوتے رہیں تو تھوڑے ہی عرصہ میں موصیوں کی تعداد میں ہزاروں کا اضافہ ہو سکتا ہے اللہ تعالےٰ ہم میں سے ہر ایک کو فرض شناسی کی توفیق بخشے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ

چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ

صدر انجمن احمدیہ کا موجودہ مالی سال ختم ہونے میں اب صرف ایک مہینہ کے قریب عرصہ رہ گیا ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے مقامی جماعتیں بڑی تیزی کے ساتھ چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کے بجٹ پورے کرتی جا رہی ہیں۔ اور بہت سی جماعتیں کی وصولی تدریجی بجٹ کے لگ بھگ جا رہی ہے اور امید ہے۔ کہ سال ختم ہونے سے پہلے وہ اپنا اپنا بجٹ پورا کر لیں گی۔ جن جماعتوں کی وصولی تسلی بخش ہے ان سے بھی اور جن جماعتوں کے ان لازمی چندوں کی وصولی میں کمی ہے۔ ان سے بھی التماس ہے کہ ان چند دنوں میں جو سال ختم ہونے میں باقی ہیں۔ پوری توجہ اور محنت سے چندوں کی وصولی میں سرگرم رہیں۔ تا ۳۰ اپریل سے پہلے ہر جماعت اپنا بجٹ بھی پورا کر لے اور سابقہ بقاؤں میں سے بھی زیادہ سے زیادہ رقم وصول ہو جائے۔

۲۔ جن جماعتوں کی وصولی کسی معیار تک پہنچ جا رہی ہے۔ ان کی فہرستیں دعا کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کی جا رہی ہیں۔ چنانچہ قبل ازیں دو فہرستیں پیش کی جا چکی ہیں۔ جن پر حضور نے فرمایا "جزاھم اللہ احسن الجزا اللہ تعالیٰ برکت دے"۔

ان کے بعد جن جماعتوں نے ۱۶ مارچ تک اپنے بجٹ پورے کر دیئے یا ان کی وصولی ۸۰ (اسی) فیصدی سے بڑھ گئی۔ ان کی فہرست بھی حضور کی خدمت میں پیش کر دی گئی ہے۔ یہ فہرست یہاں بھی شائع کی جاتی ہے۔ تا احباب جماعت بھی ان جماعتوں کے لئے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے جان و مال میں برکت ڈالے۔ ان پر ہمیشہ اپنی عاطفت کا سایہ رکھے۔ اور انہیں اور ان کی نسلوں کو اپنی راہ میں قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اور انہیں توفیق دے۔ کہ جو تھوڑی بہت کمی رہ گئی ہے اسے سال ختم ہونے سے پہلے پورا کر سکیں۔ اور دوسری جماعتوں کو بھی توفیق دے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں کما حقہٗ ادا کر سکیں۔

اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو ایک نہایت ہی اعلیٰ اور بلند مقصد کے لئے کھڑا کیا ہے۔ یہ اس کا فضل اور احسان ہے۔ کہ اس نے ہمیں اس پاک جماعت میں شامل ہونے کی سعادت بخشی۔ پس ہمیں ان نعمتوں کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور تن۔ من۔ دھن سے اسلام کی تقویت کے لئے زور لگاتے چلے جانا چاہیئے

چندہ عام و چندہ جلسہ سالانہ

سو فیصدی وصولی۔ ضلع لائلپور چک ۲۴۵ گ ب۔ چک ۲۶۶ R.B مانوالہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔ پنڈ پھٹیاں ضلع منٹگمری چک ۵۵ ۲۰ L محمود پور ایل پلانٹ۔ ضلع سیالکوٹ بن باجوہ۔ ضلع گجرات جیبو کے سدوے ضلع سکھر سکھر شہر۔ ضلع حیدرآباد۔ ظفر آباد دیہہ لانبھی نوے فیصدی سے زیادہ وصولی۔ ضلع جھنگ دار الصدر جنوبی (ربوہ) ضلع ملتان علی پور۔ چک ۱۹ ۷۰ B ضلع منٹگمری دیپالپور۔ ضلع لاہور۔ محمد نگر لاہور۔ ضلع سیالکوٹ کھکوبھی۔ شہزادہ۔ ضلع بہاولنگر۔ بہاولنگر۔ چک ۵۵ ۴۰ R ہامون آباد۔ ضلع لورالائی کھوسٹ بلوچستان۔ فورٹ سنڈیمن۔ اسی فیصدی سے زیادہ وصولی۔ ضلع جھنگ دار الرحمت شرقی (ربوہ) ڈاور۔ ضلع ملتان۔ ملتان شہر۔ باگرہ۔ ضلع لائلپور لائلپور شہر۔ چک ۳۳۲ ج ب دھنی دیو۔ ضلع لاہور سول لائنز (لاہور) گڑھی شاہو (لاہور) ضلع شیخوپورہ کوجر۔ ضلع سیالکوٹ سہربال۔ ضلع بہاول نگر چک ۲۲۳ ۹۰ R۔ ضلع گجرات دھوریہ۔ ضلع شاہپور میانی گھوگھیاٹ۔ ضلع پشاور۔ پشاور۔ ضلع کیمبل پور پنڈی محمودہ۔ بلوچستان۔ قلات۔ ضلع تھرپارکر نور نگر فارم۔

چندہ جلسہ سالانہ

سو فیصدی وصولی۔ ضلع جھنگ۔ رباب الابواب ربوہ شیرے کاٹھہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔ فروز والہ۔ ضلع لائلپور۔ چک ۶۱ ج ب دھروڑ چک ۲۴۵ گ ب۔ چک ۲۶۶ R.B مانوالہ۔ ضلع ڈیرہ غازیخان بشیر گڑھ ضلع سیالکوٹ۔ بن باجوہ۔ کالیکے ناگرے۔ کوٹ کرم بخش بہلولپور۔ ضلع بہاولنگر چک ۱۶۶ مراد ضلع پشاور خلیل مرکزی اچینی پایان۔ نوے فیصدی سے زائد وصولی۔ ضلع لائلپور۔ ماموں کانجن۔ ضلع لاہور گڑھی شاہو (لاہور) کماس۔ ضلع سیالکوٹ ترسکہ ضلع بہاولنگر۔ چک ۲۲۳ ۹۰ R ضلع گجرات۔ دوالمیال ضلع شاہ پور۔ چک ۸۸ ش۔ چک ۱۵۳ مس ضلع کیمبل پور۔ پنڈوری محمودہ

اسی فیصدی سے زائد وصولی۔ ضلع لائلپور چک ۴۰ گ ب۔ ضلع منٹگمری۔ ایل پلانٹ۔ ضلع سیالکوٹ۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ ضلع گجرات کھاریاں۔ ضلع پشاور۔ رسالپور ضلع تھرپارکر چک ۲۷ الف کاچیلو۔ بنی سررود۔ لطیف نگر فارم۔

ناظر بیت المال ربوہ

ضروری اعلان

مجلس مشاورت کے موقعہ پر لائبریریوں کے لئے کتب دی جائیں گی جن جماعتوں میں لائبریریاں قائم ہیں وہ نظارت اصلاح و ارشاد سے کتب وصول کر لیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

غانا مغربی افریقہ میں اساتذہ کی ضرورت

احمدیہ سیکنڈری سکول غانا مغربی افریقہ کے لئے مندرجہ ذیل اساتذہ کی ضرورت ہے بیرونی ممالک میں ملازمت اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں وکیل التبشیر ربوہ کے نام ارسال کریں۔ درخواست کے ہمراہ علاقہ کے امیر کی تصدیق اور سفارش بھی ضروری ہوگی۔

(۱) بی۔اے فرسٹ ڈویژن یا مندرجہ ذیل مضامین میں سے کسی ایک میں ایم۔اے سیکنڈ ڈویژن ہوں۔ انگلش۔ فرنچ۔ لاطینی۔ فزکس۔ جغرافیہ۔ ریاضی۔ کیمسٹری۔ بیالوجی۔ ہسٹری۔

(۲) ایم۔اے ریاضی۔ ایم۔اے فزکس کو ترجیح دی جائے گی۔

(۳) ہیڈ ماسٹری کے لئے پانچ سالہ تجربہ ضروری ہے۔

(وکیل التبشیر)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بھائی افتخار احمد صاحب اس سال بی اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (مسعود احمد ٹی۔آئی۔ کالج ربوہ)

(۲) احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری تبدیلی کو میرے لئے بہتر بنائے۔ (نیاز قطب احمد بٹ بسنز ڈل جیکب لائنز کراچی)

(۳) خاکسار معہ اہل و عیال سفر پر روانہ ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ (منیر احمد گھٹیالوی کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر)

(۴) برادرم چوہدری نواب دستگیر صاحب اکونٹنٹ میونسپل کمیٹی کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (فیض احمد حوالدار کلرک ہیڈ کوارٹر ۸ ڈویژن کوئٹہ)

(۵) خاکسار کے دو لڑکوں کا امتحان ہو رہا ہے۔ دوستوں سے نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے (ڈاکٹر رحیم بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لالٹھیانوالہ)

(۶) میں بعض پریشانیوں اور مشکلات میں مبتلا ہوں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (نیاز احمد۔ احمدیہ ہال کراچی)

(۷) عزیزم چوہدری محمد عثمان صاحب آف محمد ابراہیم اینڈ سنز لکشمی مینشن مال روڈ لاہور کا دوبارہ اپریشن ہوا ہے۔ احباب عزیز موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد یوسف بیانت علی پارک بیڈن روڈ۔ لاہور)

(۸) خاکسار کی والدہ محترمہ بعارضہ بخار و ضعف قلب عرصہ سے بیمار ہیں جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب جماعت اور خصوصاً صحابہ کرام والدہ محترمہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں (محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ چکوال ضلع جہلم)

(۹) بندہ امسال آٹھویں کا امتحان دے رہا ہے۔ بزرگوں سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (یوسف مبارک ضلع سیالکوٹ)

(۱۰) میرے چھوٹے بہن بھائی مختلف امتحانوں میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان کے لئے اور میری صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناصرہ حق جھنگ صدر)

(۱۱) محمد احمد صاحب انور جو والٹن میں فزیکل ایجوکیشن کی ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں کا امتحان ۷ مارچ سے شروع ہے۔ احباب جماعت ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (محمود احمد سعید فاضل واقف زندگی ربوہ)

(۱۲) بندہ کا امتحان گیارہ مارچ سے شروع ہے۔ نیز میرے چچا بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (آغا نسیم احمد خان کراچی)

(۱۳) میری والدہ صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے بوجہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (میاں بابو عنایت اللہ کراچی)

(۱۴) میری والدہ عرصہ چھ ماہ سے کندھے کے درد سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ (شیخ مبارک احمد نائب ناظم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

(۱۵) احباب کرام سے دعا کے لئے التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے اور خدمت دین والی زندگی عطا فرمائے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین (چوہدری ظفر اسلام از ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں سالانہ تقریری مقابلہ

مورخہ ۱۶/۳/۶۰ بروز بدھ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں محترم ہیڈ ماسٹر صاحب کی صدارت میں طلباء کی سالانہ تقریری مقابلہ کی تقریب عمل میں آئی۔ مکرم داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب۔ اور مکرم پروفیسر خورشید احمد صاحب نے جج کے فرائض ادا کئے۔ اردو میں سات طلباء نے اور انگریزی میں پانچ طلباء نے حصہ لیا۔ اور جج صاحبان کے فیصلہ کے مطابق جاوید احمد نہم اول۔ اور سیف الرحمٰن قیصرانی دہم دوم قرار پائے۔ انگریزی میں سیف الرحمٰن قیصرانی دہم۔ محمد افضل جنجوعہ دہم۔ عبدالسلام ارشد دہم۔ جمیل لطیف دہم۔ اور بدر منیر دہم نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں محمد افضل جنجوعہ دہم اوّل اور سیف الرحمٰن قیصرانی دہم دوم قرار دیئے گئے۔

آخر میں فیصلہ کا اعلان فرماتے ہوئے میر داؤد احمد صاحب نے طلباء کی تقاریر کے معیار پر خوشنودی کا اظہار فرمایا (اسٹاف سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)۔

دعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ مسمات حسین بی بی مورخہ ۲۲/۲ کو فوت ہو گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(طالب علی وڈبالوالہ ضلع سیالکوٹ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاری ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۵۹۲ میں لطیف احمد عارف ولد حاجی محمد الدین درویش قادیان قوم راجپوت پیشہ تعلیم و تدریس عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع تہال حال ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت ماسوائے ماہوار تنخواہ کے کوئی جائیداد نہیں۔ میری ماہوار تنخواہ (نوّاسی) ۸۹/ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو کرونگا اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی اس پر حاوی ہوگی اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ لہٰذا بقائمی ہوش و حواس و بلاجبر واکراہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔

العبد میاں لطیف احمد عارف ہیڈ ماسٹر ایم۔ بی سکول ع ا ربوہ

گواہ شد حاجی محمد الدین درویش قادیان صحابی حال ربوہ بقلم خود والد موصی

گواہ شد محمد سعید پنشنر صدر دارالرحمت غربی۔ ربوہ

نمبر ۱۵۵۹۳ میں محمودہ خانم زوجہ چوہدری جمال الدین احمد قوم راجپوت منہاس پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں بقائمی ہوش و حواس تحریر کرتی ہوں کہ میرے پاس زیور طلائی کانٹے ۱ تولہ اور گھڑی چوڑی ۲ تولہ مالیتی بہ نرخ موجودہ ۳۹۰/ روپے ہے اور میرا حق مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپیہ واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں آئندہ اگر میری وفات پر کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ہوئی تو وہ بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ہاں اگر اندراج مذکورہ بالا میں کوئی رقم ادا کردوں تو وہ منہا کردی جائیگی۔ الامۃ محمودہ خانم بقلم خود

گواہ شد جمال الدین احمد واقف زندگی خاوند موصیہ۔

گواہ شد مرزا طاہر احمد ناظم تعلیم تنفیذ جدید ۱۵/۱۲/۵۹

نمبر ۱۵۵۹۴ میں عطاء الرحمن طاہر ولد مولانا ابو العطاء صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر تیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ دسمبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری ماہوار آمدنی مبلغ ۲۳۰/ ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز وصیت کرتا ہوں کہ آئندہ میری جو جائیداد یا آمدنی ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے ترکہ پر بھی شامل ہوگی

العبد عطاء الرحمن طاہر احمد نگر۔ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ

گواہ شد ابراہیم نمبردار سیکرٹری وصایا احمد نگر

گواہ شد ابو العطاء جالندھری صدر جماعت احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ

نمبر ۱۵۵۹۵ میں شریفاں بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سرائے ڈاکخانہ نارنگ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد حق مہر مبلغ دو صد روپیہ ہے جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور اس وقت کوئی نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الراقم سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

الامۃ شریفاں بی بی زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب نشان انگوٹھا موصیہ

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد چوہدری نذیر احمد ولد چوہدری غلام محمد خاوند موصیہ

نمبر ۱۵۵۹۶ میں صادقہ طاہرہ بنت مسعود احمد خورشید قوم ارائیں پیشہ طالبعلمی عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلہ ۲ سب بلاک ۵/ڈی بلاک ۲ ناظم آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷ فروری ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں تعلیم حاصل کرتی ہوں مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے مبلغ پچاس ۵۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی میں آئندہ جو جائیداد حاصل کروں گی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

فقط ۷ فروری ۱۹۶۰ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ صادقہ طاہرہ خورشید بقلم خود

گواہ شد۔ مسعود احمد خورشید بقلم خود

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۵۵۹۷ میں ناصر احمد ناصر ولد محمد الدین عادل صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴/۳ ای جہانگیر روڈ ایسٹ کراچی ۵ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ فروری ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے

۱۔ میری زرعی زمین پانچ بیگھ موضع ادرحمہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا مغربی پاکستان میں ہے۔ ۲۔ میرا ایک مکان موضع ادرحمہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا مغربی پاکستان میں ہے جس کی قیمت ایک ہزار روپیہ ہے۔ (۳) اس کے علاوہ میں ملازمت کرتا ہوں جس سے مجھے مبلغ ۱۱۰/ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں اپنی جائداد اور تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی

فقط ۱۲ فروری ۱۹۶۰ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد بقلم خود ناصر احمد ناصر

گواہ شد مسعود احمد خورشید ایران ٹریڈ سنٹر فرسٹ فلور۔ فاطمہ منزل کھوری گارڈن کراچی ۲ ۱۲-۲-۶۰

گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۵۵۹۸ میں رفیقہ بیگم زوجہ بشیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶/۱۷ جیکب لائنز کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ فروری ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے ۱۔ میرا حق مہر مبلغ ۴۵۰/ روپے تھا جس میں سے مبلغ دو صد روپے وصول کرکے میں نے ایک کپڑا سینے والی مشین خرید کرلی ہوئی ہے باقی مبلغ ۲۵۰/ بذمہ خاوند ہے۔ میرے زیورات بتفصیل ذیل ہیں۔ (۱) ایک جوڑی کانٹے طلائی وزن چھ ماشہ قیمت ۶۱/ روپے (۲) چاندی کی چوڑیاں عدد ۱۱ اور ایک عدد چاندی کا ہار وزن ۱۷ تولہ قیمت ۴۳/ روپے اس کے علاوہ میری اور جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۱۳/۲/۶۰

الامۃ رفیقہ بیگم بقلم خود

گواہ شد بشیر احمد بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا۔ احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے والے احباب کے نام

۱۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس (امیر المعتکفین) ۲ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ ۳ مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ربوہ ۴ ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد محلہ دارالبرکات ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ۵ سید عبدالسلام صاحب دارالیمن ربوہ کارکن دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ ۶ سید محمد لطیف صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال محلہ دارالصدر ربوہ ۷ منشی عبدالرحیم صاحب شرما دارالرحمت وسطی ربوہ ۸ محمود احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی ۹ صوفی غلام محمد صاحب نائب ناظر بیت المال ربوہ ۱۰ مولوی حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل ربوہ انسپکٹر وقف جدید ۱۱ ملک غلام نبی صاحب پنڈوری ضلع کیمبل پور ۱۲ شریف احمد صاحب فاروقی سرگودھا۔ ۱۳ عبدالوہاب صاحب آف گھانا مغربی افریقہ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ ۱۴ قریشی فیروز محی الدین صاحب سابق مبلغ سنگاپور کوارٹرز تحریک جدید ربوہ۔ ۱۵ محمد عثمان صاحب چینی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ ۱۶ چوہدری عبدالحمید خان صاحب کاٹھگڑھی (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) چک ۲/ ۵۸ ضلع سرگودھا ۱۷ کرم الٰہی صاحب آف برما۔ چیتہ سندھوال ضلع گوجرانوالہ ۱۸ عبدالعزیز صاحب صادق آف مشرقی پاکستان متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ ۱۹ مہر محمد صاحب دوالمیال ضلع جہلم ۲۰ حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی استاد جامعہ احمدیہ ربوہ۔ ۲۱ خدا بخش صاحب المعروف مومن جی دارالصدر ربوہ ۲۲ حکیم فیروز الدین صاحب لودھی ننگلی ۲۳ منیر الدین احمد صاحب واقف زندگی [illegible] کوارٹرز تحریک جدید ربوہ ۲۴ صوبیدار عبدالغنی صاحب محمد آباد منڈی بہاؤالدین ۲۵ قاضی رشید الدین دفتر وکالت تعلیم ربوہ ۲۶ منظور احمد صاحب زعیم حلقہ احمدیہ منزل راولپنڈی ۲۷ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب محلہ دارالصدر ربوہ ۲۸ ملک محمد صادق صاحب جہلمی (مہاجر قادیان) صحابی محلہ دارالبرکات ربوہ ۲۹ مولوی محمد یٰسین صاحب چکوالی سابق محرر لنگرخانہ قادیان حال ربوہ ۳۰ ملک اکرام اللہ خان صاحب محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ۳۱ غلام محمد صاحب زرگر گول بازار ربوہ ۳۲ مرزا محمد سلیم صاحب اختر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ ۳۳ چوہدری عبدالعزیز صاحب ڈینس متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔ ۳۴ محمد طفیل صاحب سینیٹری انسپکٹر میونسپل کمیٹی لائلپور ۳۵ احمد علی خان صاحب سرگودھا ۳۶ میجر عارف زمان صاحب ناظر امور عامہ ۳۷ محمد احمد صاحب نظام گول بازار ربوہ ۳۸ عبدالمومن صاحب کاٹھگڑھی محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ ۳۹ چوہدری عبدالمنان خان صاحب کاٹھگڑی چک ۹۷/ب ضلع جھنگ ۴۰ مستری امام دین صاحب گجراتی ربوہ دارالرحمت شرقی ۴۱ ماسٹر حسن دین صاحب عارف والا ضلع منٹگمری ۴۲ ماسٹر چراغ دین صاحب عارف والا ضلع منٹگمری ۴۳ مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ بلاد عربیہ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ۴۴ حکیم محمد دین صاحب سیکرٹری مال خدام الاحمدیہ آئیہ ضلع شیخوپورہ ۴۵ علم دین صاحب آف میاں چنوں ضلع ملتان ۴۶ صوفی علی محمد صاحب درویش قادیان۔

لنکا کے قائمقام وزیر اعظم مستعفی ہو گئے

کولمبو ۲۱ مارچ لنکا کے گورنر جنرل نے مسٹر دھنانائیکے وزیر اعظم لنکا کا استعفاء منظور کر لیا ہے جن کی پارٹی کو انتخابات میں بہت بڑی شکست ہوئی ہے کل شام تک کی اطلاعات کے مطابق پارلیمنٹ کی ایک سو اکیاون نشستوں میں سے ایک سو اڑتالیس نشستوں کے نتیجے کا اعلان ہو چکا ہے جس سے معلوم ہوا ہے کہ کسی پارٹی کو واضح اکثریت حاصل نہیں ہوئی مسٹر سنانائیکے سابق وزیر اعظم کی یونائیٹڈ نیشنل پارٹی اس وقت تک سب سے بڑی واحد پارٹی ہے جسے اڑتالیس نشستیں ملی ہیں مسز لنکا فریڈم پارٹی کو ۴۴ نشستیں ملی ہیں۔ تامل فیڈرل پارٹی کو صرف پندرہ نشستیں اور بائیں بازو کی دو اور سیاسی پارٹیوں کو دس دس نشستیں ملی ہیں تیرہ آزاد ارکان بھی کامیاب ہوئے ہیں۔ مسٹر دھنانائیکے کو مخالف پارٹی کے ایک امیدوار نے پانچ سو ووٹ سے شکست دی ہے مسٹر دھنانائیکے کی ڈیموکریٹک پارٹی (جو سری لنکا فریڈم پارٹی کا جزو تھی) نے انتخابات میں ایک سو چار امیدوار کھڑے کئے تھے ان میں سے صرف [illegible] کامیاب ہوئے ہیں۔

مکرم چوہدری برکت علی خانصاحب کیلئے درخواست دعا

مکرم چوہدری برکت علی خانصاحب سابق وکیل المال تحریک جدید (جو کچھ عرصہ سے کھانسی و بخار سے صاحب فراش ہیں) کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ ان کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ جملہ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار: شبیر احمد نائب وکیل المال تحریک جدید)

بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ایک خصوصی الوداعی تقریب

ربوہ ۱۷ مارچ۔ کل نماز مغرب کے بعد بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ایک خصوصی الوداعی تقریب عمل میں آئی جس میں بورڈنگ میں مقیم جملہ طلباء کی طرف سے بورڈنگ کے ٹیوٹر صاحبان مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب اور مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب کی عارضی تبدیلی پر ان کی خدمت میں ایک پرتپاک الوداعی ایڈریس پیش کیا گیا اور جماعت نہم کے بورڈرز کی طرف سے میٹرک کے امتحان میں شامل ہونے والے بورڈرز کو بھی خلوص طور پر الوداع کہا گیا۔ دعوت طعام کے بعد تقریب کا آغاز مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو ریاض احمد نے کی۔ بعد ازاں سیف الرحمٰن قیصرانی نے بورڈرز کی طرف سے ٹیوٹر صاحبان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ ہر دو ٹیوٹر صاحبان نے اپنی جوابی تقاریر میں طلبہ کو بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ اس کے بعد جماعت نہم کے بورڈر طلبہ کی طرف سے جماعت دہم کے بورڈرز کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔

اس کے جواب میں سیف الرحمٰن قیصرانی متعلم درجہ دہم نے تقریر کرتے ہوئے اپنے ساتھی طلبہ کا شکریہ ادا کیا اور ان سے دعا کی درخواست کی۔ آخر میں مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے ہر دو ٹیوٹر صاحبان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کے کام کی تعریف کی نیز آپ نے طلبہ کو نہایت زریں اور قیمتی نصائح فرمائیں۔ آخر میں مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بنگالی نے دعا کرائی۔ اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(نامہ نگار)

ولادت

میرے بیٹے ضیاء الدین کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم اللہ بخش صاحب کا نواسہ ہے اور مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب مبلغ ہانگ کانگ کا بھانجہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین

سراج دین کلاس والا
تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ (بیوہ محمد شمس الدین صاحب بھاگلپوری مرحوم) آجکل سخت بیمار ہیں بزرگان کرام سے درخواست ہے کہ وہ رمضان شریف کے مبارک ایام میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں!

(بیگم عبدالرحیم صاحب ہوش کراچی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۷۵